جملہ کہ "دل سے اوپر بھی ایک طاقت ہے اس کو جگا دیجیے سونے نہ دیجیے۔ وہ دل کی لگام جس طرف چاہے گی موڑ دے گی۔" خط ۳۱ میں نصیحت کرتے ہیں کہ "بہت سے لوگ باوجود صلاحیت و قابلیت کے اپنی زندگی سے کوئی بڑا کام مدت العمر نہ لے سکے۔ صرف اس لیے کہ کوئی مستقل نظامِ عمل ان کے سامنے نہ تھا۔" یہ کل ۲۷ خط ہیں۔

تیسرا مضمون درسِ قرآنِ حکیم ۵ فروری ۱۹۲۹ء سے چل کر ۲۷ مارچ ۱۹۲۹ء پر ختم ہو جاتا ہے۔ اس میں مولانا کے خاص اندازِ فکر کے ساتھ فہمِ قرآن اور تفہیمِ قرآن کے نمونے ملتے ہیں۔ ان چیزوں کو درج کرنا بڑا مشکل ہے۔

میں ایک بات ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ سیاسی مناقشات اور مخالفتوں کو علم و تحقیق کی سلطنت کو پارہ پارہ نہ کر دینا چاہیے۔ دنیا کا ہر آدمی، ہر ادارہ، ہر مذہب کے لوگ ہر قسم کے فلسفی اور ادیب اس قابل ہیں کہ ان کی کاوشوں سے استفادہ کیا جائے۔ اصول وہی کہ خذ ماصفا و دع ماکدر اور اس اصول کا پیمانہ بھی کتاب و سنت اور ان کے سائے میں پرورش پانے والی عقل ہے۔

(ن۔ص)

تجارتی سود اور عالمی انتشار مولف: محمد عظیم اللہ　—　نظام پورہ، گورکھپور، یو، پی، انڈیا۔ صفحات ۱۲۸۔ قیمت درج نہیں۔

سود نجی ہو یا تجارتی قرآن مجید کی نصِ صریح احل اللہ البیع و حرم الربوا کی رو سے بالاتفاق قطعی حرام ہے نیز ارشادات نبویؐ میں بھی اس کی ابدی حرمت بصراحت بیان ہوئی ہے اسی بنا پر امتہ مسلمہ مجموعی طور پر سود کی قطعی حرمت کی قائل ہے۔

سود کاری جس ملک یا قوم کے نظامِ معیشت میں داخل ہو جاتی ہے وہاں انسانیت کا ارتقاء رک جاتا ہے۔ البتہ فلک بوس بے فائدہ عمارتوں اور محلات کی کثرت ہو جاتی ہے۔ ملک میں طبقاتی تقسیم ہو جاتی ہے، جس کے نتیجہ میں محبت و خلوص، ایثار و قربانی، ہمدردی، خیر خواہی اور غمگساری کی جگہ حرص و طمع، خود غرضی، مفاد پرستی، اقربا پروری، بخل و کنجوسی ایسی صفات لے لیتی ہیں جو لوگوں میں باہمی عداوت اور دشمنی کا موجب بنتی ہیں۔ یہی چیز تاریخ انسانی میں انسانیت اور تہذیب و اخلاق کے لیے زہرِ قاتل ثابت ہوتی ہے۔

ایسی مہلک و تباہ کن چیز کے بارے میں اس کتاب میں تجزیہ کر کے دلائل سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ سود خوری کے ناسور نے عالمی معاشروں میں تباہ کن اثرات مرتب کیے

بقیہ بر صفحہ ۴۸